www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمان کی نامسلمانی

مطلب کا دین ــــــ مطلب کا عمل

بایں کجروی، خوش فہمی کا روگ الگ

دینِ اسلام جز وقتی حاضری کا نام نہیں نہ نیم عملی لائحہ عمل کا یہ کوئی چارٹر ہے بلکہ یہ ایک ہمہ وقتی ذہنی کیفیت اور یک رنگ عملی اسلوبِ حیات کا نام ہے۔

اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ

کا سماں مومن پر ہر آن اور ہر مکان میں طاری رہتا ہے۔ قرآن نے اس کیفیت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا (پ۵۔ النساء ع۱۸)

اس شخص سے کس کا دین بہتر ہو سکتا ہے جس نے پورا پورا اپنی ذات کو اللہ کے حوالے کر دیا اور پورے حضورِ قلب کے ساتھ ایسا کرتا ہے اور وہ حضرت ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرتا ہے کہ وہ سب سے منہ موڑ کر صرف ایک (خدا) کے ہو رہے تھے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (پ۲۹۔ المزمل ع۱)

اور اپنے رب کا نام لیتے رہو اور سب طرف سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔

حدیث شریف میں اس کو احسان سے تعبیر کیا گیا ہے اور پھر خود ہی بتایا کہ احسان کسے کہتے ہیں؟

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ (بخاری و مسلم)

خدا کی غلامی اور عبادت یوں کیجئے جیسے آپ اسے دیکھ رہے ہیں (یعنی پورے حضورِ قلب کے ساتھ) اگر یہ کیفیت آپ کے لیے ممکن نہ ہو تو یوں تصور کیجئے کہ وہ تو آپ کو دیکھ رہا ہے۔

حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ رب کی معیت کا احساس قائم اور غالب رہے اور یہ استحضار کسی بھی وقت دل سے غائب نہ ہونے پائے۔ ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیری فکر سے، تیری یاد سے تیرے نام سے

جب خدا کی معیّت اور اپنی عبدیّت کا احساس قلب و نگاہ پر یوں چھا جاتا ہے، اس وقت معاف زندگی میں جنودِ ابلیس تو کجا اگر خود ابلیس بھی آجائے تو منہ کی کھاتا ہے:

اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ (پ ۱۴- النحل ع ۱۳)

جو مومن ہیں اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں، ان پر شیطان کا کچھ قابو نہیں (چلتا)۔
کیونکہ اس کا شکار تو صرف وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کے ساتھ یارانہ رکھتے ہیں اور خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک بناتے ہیں۔

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ (پ ۱۴- النحل ع ۱۳)

یہ ان لوگوں کی بات نہیں جو بشری کمزوری کی بنا پر پھسل پڑتے ہیں اور پھر ہوش آتے ہی خدا کی طرف پلٹ جاتے ہیں۔ بلکہ یہ ان نادان دلیروں کا قصہ ہے جو جانتے ہیں کہ رخ غلط سمت کو ہو گیا ہے جو بہرحال انھیں منزل سے کہیں دُور لے جاکر پھینکے گا مگر اس احساس اور شعور کے باوجود وہ اسی غلط رخ پر سفر جاری رکھتے ہیں — یہ روش اور انداز حیات ایک غیر مسلم اور حق کے منکروں کے سلسلے میں بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ اسلوبِ زندگی صرف انہی بدنصیبوں کی بات تھی کیونکہ جو مسلم تھا وہ اس سے بالکل پاک تھا، دُور تھا اور محفوظ تھا۔ مگر آہ! وہی مسلم آج انھیں منکرینِ حق کی طرح دو کشتیوں پر سوار نظر آتا ہے اور زندگی کے اس بھرے کنارے میں کوشاں ہے کہ اس دو عملی کے ذریعے کسی طرح اسے ساحل مراد ہاتھ آجائے۔ اور گردابِ حیات سے یوں نکل جاؤں کہ خدا بھی راضی رہے اور شیطان بھی ناراض نہ جائے۔

دراصل یہ دین، دینِ محمدی نہیں، مطلب کا دین اور مطلب کی مسلمانی ہے، دنیا کے جن پہلوؤں میں اپنا مادی بھلا محسوس کرتا ہے اس میں تو وہ کسی طرح پیچھے نہیں رہتا، لیکن جہاں "وعدۂ فردا" یا محض رضائے الٰہی کی بات ہوتی ہے تو وہاں وہ کترا کر کھسک جاتا ہے۔

حق تعالیٰ مسلمان کی اس نامسلمانی کا یوں گلہ کرتے ہیں:

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ (پ ۱۸- النور ع ۶)

اور کہتے ہیں ہم اللہ اور رسول پر ایمان لے آئے اور (خدا اور رسول کا) حکم مانا۔ پھر اس کے بعد ان میں کا ایک گروہ روگردانی کرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا، ایسے لوگ سو بار مسلمان کہلائیں، اصل میں مسلمان نہیں ہیں۔

وَمَا اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ (پ۱۸۔ النور ع)

کیوں؟ وجہ؟ فرمایا: یہ لوگ خدا سے مطلب کا معاملہ کرتے ہیں، ایمان کا نہیں کرتے۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۔ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ (پ۱۸۔ النور ع)

اور جب ان کو خدا اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو بس ان میں سے ایک فریق منہ پھیر لیتا ہے۔ اگر ڈگری ان کے حق میں ہو تو (پھر) کان دبائے رسول کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔

سورت حج میں اس شکوے کا یوں اظہار فرمایا کہ: ایک طرف ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے، اگر بات مطلب کی آگئی تو پکا مسلمان ورنہ تو کون میں کون؟

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ (پ۱۷۔ الحج ع)

اور لوگوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو خدا کی عبادت اور غلامی بجا لاتا ہے (مگر) ایک طرف کھڑے ہو کر، اگر اس کو کچھ فائدہ پہنچ گیا تو اس کا دل ٹھنڈا ہو گیا، اگر آزمائش والی کوئی مصیبت آپڑی تو جدھر سے آیا تھا ادھر ہی کو الٹا لوٹ گیا۔

راہِ حق میں لینے کے بجائے دینا پڑ گیا یا سکھ کے بجائے دکھ آگیا تو ان کو رونا پڑ جاتا ہے، اگر حق کا یہ کارواں کامیاب رہا تو آگے بڑھ بڑھ کر دکھاتے ہیں کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ تھے۔

ومن الناس من یقول امنا باللہ فاذا اوذی فی اللہ جعل فتنۃ الناس کعذاب اللہ ولئن جاء نصر من ربک لیقولن انا کنا معکم (پ۲۰۔ العنکبوت ع)

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (منہ سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے، پھر جب ان کو (راہِ خدا میں) کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو وہ لوگوں کی ایذا دہی کو عذابِ خدا کی طرح (ناقابل برداشت مصیبت بنا لیتے ہیں) اور اگر تمہارے رب کی طرف سے مدد آپہنچے تو کہنے لگ جاتے ہیں ہم بھی تو تمہارے ساتھ تھے۔

فرمایا: اگر ان پر فضل و کرم کی جل تھل کر دیتے ہیں تو پھولے نہیں سماتے، اگر اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے ان پر کوئی افتاد آپڑے تو دل توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُمْ يَقْنَطُوْنَ (پ ۲۱۔ الروم ع ۵)

"جب ہم لوگوں کو (اپنی) رحمت (کا مزہ) چکھا دیتے ہیں تو وہ جھوم جاتے ہیں اور اگر ان کے اپنے کرتوتوں کی بنا پر ان پر کوئی افتاد پڑ جائے تو بس آس توڑ بیٹھتے ہیں۔

فرمایا اصل میں یہ لوگ درمیانی راہ چاہتے ہیں کہ کچھ مان لیں یا کچھ چھوڑ دیں، تو اس سے مسلمانی میں کوئی فرق نہ آئے۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا (پ ۶۔ النساء ع ۲)

کام آسان ہوا اور فائدہ کی بھی توقع ہو تو ساتھ ہو لیتے ہیں، ورنہ حیلے بہانے کر کے جان چھڑاتے ہیں۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ (پ ۱۰۔ توبہ رکوع ۶)

(اے پیغمبر!) اگر سر دست فائدہ ہوتا اور سفر بھی متوسط درجے کا ہوتو وہ آپ کے ساتھ ہو لیتے لیکن ان کو مسافت دور معلوم ہوئی (اگر آپ ان سے وجہ پوچھیں گے تو) خدا کی قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم سے بن پڑتا تو ہم ضرور آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوتے۔

تکلیف کی گھڑی ہوتی تو خدا کا شکر کرتے کہ ہم ان کے ہمراہ نہیں تھے، اگر بات فضل و کرم کی ہوتی تو ہاتھ ملتے کہ کاش ہم بھی ان کے ہمراہ ہوتے۔

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۵ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ ..... يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا (پ ۵۔ النساء ع ۱۰)

پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑے تو لگے کہنے کہ خدا نے مجھ پر احسان کیا کہ میں ان کے ساتھ موجود نہ تھا۔ اور اگر تم پر خدا کا فضل ہو تو بول اٹھے کہ ..... اے کاش! میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو مجھ کو بھی بڑی کامیابی ہوتی۔

بلکہ اگر فریق مخالف کو فتح ہوتی تو ان کو ممنون کرنے کی کوشش کرڈالتے کہ ہم نے تم کو ان کے چنگل سے چھڑایا۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (پ ۵۔ النساء ع ۲۱)

تو اگر اللہ کے کرنے سے تمہاری فتح ہو گئی تو کہنے لگتے ہیں (کیوں جی!) کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ اور اگر کافروں کو فتح ہوئی تو (ان سے) کہنے لگتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو گئے تھے اور تم کو مسلمانوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کے چنگل) سے چھڑایا نہیں تھا۔

قرآن نے ان لوگوں کی کچھ عام نشانیاں بھی ذکر فرمائی ہیں۔ مثلاً یہ کہ معصیت، بے انصافی اور حرام خوری میں بالکل بے باک ہوتے ہیں۔

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط (پ ۶۔ المائدہ ع ۹)

ان میں سے بہتیروں کو آپ دیکھیں گے کہ گناہ کی بات، ظلم اور حرام خوری پر گرے پڑتے ہیں۔

بلکہ ان کمبختوں کی یہ کیفیت ہے کہ، اگر کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اس کا کریڈٹ خود لے لیتے ہیں اگر کوئی آنچ آجائے تو اس کو اللہ والوں کی نحوست تصور کرنے لگ جاتے ہیں اور ان کو مختلف حیلوں بہانوں سے بدنام کرتے ہیں۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ (پ ۹۔ اعراف ع ۱۶)

تو جب ان کو فائدہ پہنچتا تو کہتے یہ ہمارا حق ہے (اور ہماری بدولت پہنچا) اور اگر ان پر کوئی مصیبت آتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست سمجھتے۔

یہاں تک کہ اگر بات خواہش کے مطابق نہیں ہوتی تو اڑ جاتے ہیں اور اللہ والوں کو جھٹلاتے ہیں یا قتل کرواتے ہیں۔

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ (پ ۱۔ ع ۱۱)

(تم اس قدر شوخ ہو گئے ہو کہ) جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول تمہاری اپنی خواہشوں کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تم اکڑ بیٹھے، پھر بعض کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو لگے قتل کرنے۔

ان کی خفیہ میٹنگیں بھی ہوتی ہیں تو وہ محض راہِ حق میں روڑے اٹکانے کے لیے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ (پ ۲۸۔ مجادلہ ع ۲)

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو خفیہ میٹنگیں کرنے سے روکا گیا تھا، پھر جس سے ان کو روکا گیا تھا لوٹ کر وہی کرتے ہیں اور خفیہ میٹنگ بھی کرتے ہیں (تو) گناہ کی، زیادتی کی اور رسول کی نافرمانی کی۔

الغرض: جو اسلام کا دم بھرتے ہیں، اس کے باوجود اگر ان کے ہتھکنڈے وہی رہیں، جو اللہ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمانوں کے ہوسکتے ہیں تو غور فرمائیے! اس "نامسلمانی" کو کوئی کیسے مسلمانی تصور کرے۔ یہاں تک کہ ان تمام حماقتوں کے باوجود وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوں کہ یہ خدا کے مقبول لوگ ہوں جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا حال تھا کہ کرتے سب نامناسب اور ایمان کش حرکتیں مگر دعوے کرتے کہ ہم خدا کی روحانی اولاد اور محبوب بندے ہیں۔

قَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ (پ۶۔ المائدہ ع۳)

اس پر خدا ان سے پوچھتا ہے کہ اگر یہ بات ہے تو پھر تمہیں جوتے کیوں پڑتے ہیں۔

قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ (مائدہ ع۳)

قارئین سے درخواست ہے کہ آپ ان تمام تصریحات اور انکشافات کو جو قرآن پیش کر رہا ہے اپنے ماحول، اپنی ذات، اور اپنے سیاسی رہنماؤں پر منطبق کر کے دیکھیں کہ کیا ان میں اور اُن میں کچھ تفاوت رہ گیا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آپ کو غور کرنا چاہیے کہ

اب یہ کانٹا بدلنا چاہیے یا اس کے بدنتائج کا مزہ چکھنے کے لیے مزید تیاری کر لینی چاہیے؟

بہرحال آپ دل سے یہ خیال نکال دیں کہ آپ اس اسلام کے حامل ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہؓ کے توسط سے پیش فرمایا تھا۔ اگر ہم یہ کہیں کہ اگر حضور دیکھ لیں تو ضرور بول اٹھیں گے۔

فَسُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ اَحْدَثَ بَعْدِيْ اَوْ كَمَا قَالَ

اے متجددین! دفع ہو جاؤ!

اصل اسلام کا تقاضا ہے کہ: قرآن و سنت کے سامنے ہتھیار ڈال دیے جائیں اور اس کے باب میں کسی سے پوچھنے کی تحریک ہی دل میں پیدا نہ ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نے فرمایا کہ دنیا چاہتے ہو یا اللہ اور رسول کو؟ جا کر اپنے والدین سے مشورہ کر لو!

حضرت عائشہؓ تڑپ گئیں بولیں:

اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ؟ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ (مسلم)

یا رسول اللہ! کیا آپ کے سلسلے میں والدین سے مشورہ کروں؟ (اوخو! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟) بلکہ میں اللہ، اس کے رسول اور (دنیا کے بجائے صرف) آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔

باقی رہے بہانے؟ یہ بہانے ہی رہیں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کچھ مسلمان مجبوراً مشرکین کے ہمراہ میدانِ جہاد میں شریک ہوئے، دل میں اسلام تھا مگر کمزور تھے۔ گو مسلمانوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف تلوار بھی نہیں اٹھائی تھی تاہم ان کو عددی قوت بہم پہنچائی، جب مسلمانوں کے تیروں سے وہ کھیت ہو رہے تو فرشتوں نے پوچھا کہ تم کس حال میں تھے، بولے کمزور اور بے بس تھے۔ فرشتوں نے کہا کہ بیجا! کیا اس سے بھی کمزور تھے کہ وہ خطہ ہی چھوڑ دیتے۔ فانزل اللہ تعالیٰ: اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ (بخاری)

الغرض اپنے منہ میاں مٹھو بن کر اس نامراد ناسلمانی کے باوجود اگر ہم اپنے کو مسلمان کہتے رہے اور ناسلمانی کے سلسلے میں ادھر ادھر کے حیلے تراشتے رہے تو یقین کیجیے: ان میں سے کوئی بھی چیز کام نہیں آئے گی اور نہ ہم اس مخمصہ سے نکل پائیں گے جس میں آج پورا عالمِ اسلام مبتلا ہے، بلکہ سزا ناسلمانی کی پا رہے ہیں۔ لیکن دنیا یہ تصور کرنے لگی ہے کہ

مسلمان، مسلمانی کی سزا پا رہے ہیں۔ گویا کہ ہم نہ صرف سزا پا رہے ہیں بلکہ اسلام کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ہاں آپ یہ فرما سکتے ہیں کہ بیشتر آیات کا تعلق کفار اور منافقین سے ہے، ہم بھی اس سے اتفاق کرتے ہیں، اور اس کی وجہ بھی صرف یہی ہے کہ، اس وقت ایسے کام کفار اور منافقین ہی کیا کرتے تھے مسلمان نہیں کرتے تھے۔ اب مسلمان بھی کرنے لگ گئے ہیں، اصل بات کام کی ہے نام کی نہیں ہے۔ کافر ہو کر اگر ایسا کریں تو ان پر کوئی الزام نہیں کیونکہ وہ اس کو مانتے ہی نہیں، الزام تو مسلمانوں پر ہے کہ مان کر وہ کام کرتے ہیں جو نہ ماننے والے کیا کرتے ہیں۔ یہ تو بے انصافی ہے کہ پرائے کریں تو گردن زدنی اپنے کریں تو "سب خیر" خدا سے بہرحال اس بے انصافی کی توقع کرنا خدا ناشناسی کی بدترین مثال ہے۔

صحیفہ اہل حدیث کراچی (فیصل نمبر)

پاسبانِ حرمین الشریفین جلالۃ الملک فیصل بن عبد العزیز رحمہم اللہ کی اندوہناک شہادت پر شاہ مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے رسالہ صحیفہ اہل حدیث ۱ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ، ۱۲ اپریل ۱۹۷۵ء کو "فیصل نمبر" کے نام سے خاص اشاعت پیش کر رہا ہے۔ جس میں اس عظیم مسلمان کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں۔

مینیجر پندرہ روزہ "صحیفہ اہل حدیث" محمد بن قاسم روڈ، کراچی ۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ